دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

کیوں بُرے بنتے ہو ناحق، تم کسی کے واسطے؟

ہم نے سمجھا ہمیں آزادی مل گئی اور ہم آزاد ہو گئے۔ ۶۸ سال سے ہم اِسی خود فریبی کا شکار ہیں۔ حقائق وشواہد اور نتائج یہی بتاتے ہیں کہ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک ہم اپنے ملک کے لیے پالیسیاں بنانے اور اُن کے مطابق ملک کی حکومت چلانے میں آزاد نہیں۔ ملکی خود مختاری آج بھی قوم کے لیے سوالیہ نشان ہے۔ ہم نے پارلیمنٹ بنائی، متفقہ آئین بنایا، قرآن وسنت کو ملک کا سپریم لاء قرار دیا لیکن سابقہ اور موجودہ حکمران ملک کے آئین پر عمل درآمد کرنے میں بُری طرح ناکام ہوئے۔ حکومتی اقدامات اور پالیسیاں یہی ظاہر کرتی ہیں کہ ملک، پارلیمنٹ اور آئین ہمارا ہے لیکن اسے کوئی اور چلا رہا ہے۔ عالمی طاغوت نے افغانستان میں روس کے خلاف جنگ کو جہاد کہا تو اس کے غلام حکمرانوں نے نا صرف اسے جہاد کہا بلکہ اس میں حصہ بھی لیا۔ جب اس نے جہاد کو دہشت گردی کہا تو اس کی ہاں میں ہاں ملائی، پھر افغان طالبان کو دہشت گردوں کی فہرست سے نکال کر عسکریت پسند قرار دیا تو کہا آپ درست فرماتے ہیں۔ اب طالبان سے مذاکرات کی بات چل نکلی ہے تو کہا ہماری خدمات حاضر ہیں۔ اس نے کہا کہ مذہبی لوگ شدت پسند ہیں، جواب آیا دہشت گرد بھی یہی ہیں۔ پگڑی، ٹوپی، داڑھی، مصلّی سب دہشت گردی کی علامات اور مسجد و مدرسہ اس کے مراکز ہیں۔ پکڑو مولویوں کو اور مارو مدارس پر چھاپے، مسجدوں میں مولویوں کو چُپ کرادو، انھوں نے ملک کا امن تباہ کر دیا۔ ہم نے کہا دہشت گردی کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں اور دہشت گرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ کہا مولوی جھوٹ بولتے ہو! اب امریکی صدر اوباما نے کہا کہ: ''دہشت گرد ایک ارب مسلمانوں کی ترجمانی نہیں کرتے'' جواب آیا ہم تائید اور خیر مقدم کرتے ہیں۔

ایسی ضد کا کیا ٹھکانا ، اپنا مذہب چھوڑ کر　　　میں ہوا کافر ، تو وہ کافر مسلماں ہو گیا

لیکن جو اقدامات ہو چکے اُن میں مزید تیزی آرہی ہے۔ اب بے چاری مسکین تبلیغی جماعت بھی مقامی انتظامیہ کی زد میں ہے۔ وہ کسی بھی مسجد میں جائیں تو امام مسجد متعلقہ تھانے میں اُن کے مکمل کوائف پہنچائے اور انھیں مسجد کی بجائے اپنے گھر میں ٹھہرائے۔ گویا کہ یہ مسکین بھی دہشت گرد ہیں۔ تمام تر وسائل صرف کرنے کے باوجود حکومت دہشت گردی ختم کرنے میں بری طرح ناکام ہو گئی ہے۔ عبادت گاہیں مسلسل اس کا نشانہ بن رہی ہیں۔ یہی عالمی طاغوت کا ایجنڈہ ہے کہ مساجد کو دہشت گردی کے مراکز ثابت کیا جائے اور پھر مساجد و مدارس سے وابستہ دینی قوتوں کو کرش کیا جائے۔ چنانچہ ہمارے مقتدر اسی راستے پر گامزن ہیں اور ظلم کے نتائج سے باخبر ہوتے ہوئے بھی بگٹٹ دوڑ رہے ہیں۔

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم دیکھیں　　　ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

دینی مدارس و مساجد اور اِن مقدس مراکز سے وابستہ مسلمانوں کو قرآنِ حکیم نے حوصلہ دیا ہے کہ مایوس نہ ہوں، دشمن اپنے ارادوں میں ناکام ہوگا۔

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں
حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا، خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔'' (الصّف: ۸)

نورِ حق شمعِ الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون　　　جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

حکمرانوں سے گزارش ہے کہ انھوں نے اور ہم نے تو اپنے وطن میں ہی رہنا ہے۔ جن غیروں کی خاطر وہ اپنے ہم مذہب اور ہم وطنوں پر ظلم کر رہے ہیں اس کا نتیجہ اُن کے حق میں ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں نکلے گا۔

غم مجھے دیتے ہو ، دشمن کی خوشی کے واسطے　　　کیوں بُرے بنتے ہو نا حق ، تم کسی کے واسطے